بہترین بات وطریقہ: سب سے اچھی بات کتاب اللہ اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ (صحیح بخاری:7277)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اور اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں مت پڑو



قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

۱. کلمہ

میرے محترم بھائیو، بزرگو! صحابہ کرام کی زندگیوں میں چند صفات ایسی تھیں اگر وہ صفات ہماری زندگیوں میں آ جائیں تو دین پر چلنا ہمارے لئے آسان ہو جائے گا، ان میں پہلی صفت کلمۂ طیبہ ہے: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، کلمہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ پاک ہی ہمارے الٰہ ہیں اللہ کے علاوہ ہمارا کوئی الٰہ نہیں ہے، وہی ہمارے معبود برحق ہیں، اور کوئی معبود برحق نہیں، ہم سب اللہ کے بندے ہیں، اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، ہم سب اللہ کے سامنے عاجز ہیں، وہ ہمارے خالق و مالک ہیں، ہم سب ان کے محتاج ہیں، اللہ پاک کسی کے محتاج نہیں ہیں، وہ بے نیاز ہیں، جو چاہیں کر سکتے ہیں، لیکن مخلوق اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتی، عزت و ذلت، کامیابی و ناکامی، نفع و نقصان، صحت و بیماری سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کا یقین ہمارے دلوں میں آ جائے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے جس شخص کا آخری کلمہ: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [سنن ابی داؤد:۳۱۱۶]

دوسرا یہ یقین پیدا ہو جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقوں پر چلنے میں ہی دونوں جہانوں

کی کامیابی ہے، اور آپ کے طریقوں کے خلاف چلنے میں دونوں جہانوں کی ناکامی ہے۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے، سوائے اس کے جس نے انکار کیا“، صحابہ کرام نے عرض کیا، ”یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں جانے سے کون انکار کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے جنت میں جانے کا انکار کیا۔“ [صحیح بخاری: ۷۲۸۰]

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک طریقوں کو اپنی زندگی میں لانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

۲. نماز

میرے عزیزو! ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلے اسی کا حساب ہوگا، نماز دین کا ستون ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، نماز مومن کا نور ہے، اللہ تعالیٰ سے حاجتیں نماز کے ذریعے طلب کی جاتی ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی سخت معاملہ پیش آتا تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔ [سنن ابی داؤد: ۱۳۱۹]

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ جل شانہ نے فرمایا: کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، میں نے نماز پڑھنے والے سے عہد کیا ہے جو ان پانچ مجمع میں تذکرہ کرتا ہوں، اگر میرا بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے گا، اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا، جو ان کا اہتمام نہ کرے گا تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔“

[سنن الدارمی: ۱۲۶۲]

۳. علم و ذکر

میرے محترم بھائیو! اس کے ساتھ ساتھ دین کا علم اتنا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے جس سے حلال وحرام، جائز و ناجائز کی تمیز ہو جائے، مسائل کا علم علماء سے اور فضائل کا علم تعلیم کے حلقوں میں بیٹھ کر سیکھیں۔

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں اور جنت کا راستہ اس کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے۔'' [سنن ابن ماجہ: ۲۲۳]

علم کے ساتھ ذکر بھی ضروری ہے، ذکر کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا دھیان نصیب ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہو جائے، ذکر ہی کی بدولت دلوں کو سکون ملتا ہے اور ذکر کرنے والے ہنستے ہوئے جنت میں داخل ہوں گے۔

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ: میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے، پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا اس کے مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔'' [صحیح بخاری: ۷۴۰۵]

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ اور جو نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی سی ہے، ذکر کرنے والا زندہ ہے اور نہ کرنے والا مردہ ہے۔'' [صحیح بخاری: ۶۴۰۷]

۴. اکرام مسلم

میرے محترم بزرگو! اس کے ساتھ ساتھ ہم لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے بن جائیں، اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کے حقوق کا دھیان رکھا جائے، تو موقع بہ موقع ان کو ادا کیا کرنے کوشش کی جائے، اور جس کا جو درجہ ہے اس کے موافق اس کے ساتھ برتاؤ کیا جائے۔ [سنن ابی داؤد: ۴۸۴۲]

خاص کر مسلمانوں کی عزت واحترام کا بہت خیال رکھا جائے، مؤمن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر مخلوق کے حقوق کا دھیان رکھے، تواضع کے ساتھ پیش آئے، جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے، کسی سے بغض نہ رکھے، حسد کو دل میں جگہ نہ دے، اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھے، ہر ایک کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے، ہر مسلمان کو خود سلام کرے، کوئی پریشان کرے تو اسے معاف کر دے، بیمار کی بیمار پرسی کرے، ہر ایک کی آبرو کو اپنی آبرو سمجھے، غیبت سے دور رہے، کسی کا عیب دیکھے تو اسے چھپائے، جو کسی معاملہ میں مشورہ چاہے تو اسے صحیح مشورہ دے، ضرورت کے وقت مالی امداد کرے، دوسروں کی مصیبت پر خوشی نہ کرے۔

''نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔'' [مسند احمد: ۲۲۷۵۵]

''نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ: مومن وہ ہے جس کی طرف سے لوگ یہ کہیں کہ وہ کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' [جامع الترمذی: ۲۶۲۸]

میرے عزیزو! کوشش کریں کہ یہ سب اعمال اللہ کی رضا کے لئے کرنے والے بن جائیں۔

۵.۱ اخلاص نیت

میرے عزیزو! اللہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ ہر نیک کام کرتے وقت ارادہ کیا جائے کہ اس کے بارے میں جو اللہ جل شانہ نے حکم دیا ہے کہ اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور اس عمل کے ذریعے دنیا کا کوئی نفع مقصود نہیں ہے، بلکہ صرف آخرت کی زندگی سنوارنے کے لئے عمل کرنا ہے اور یہ بات مکمل طور پر اس وقت حاصل ہوگی، جب اس کے اجر و ثواب کا یقین ہو اور اس امید سے ہی عمل کیا جائے، اگر نیت خالص ہے اور عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو اس عمل کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب ہوگا اور اگر دل خالص نیت سے خالی اور نفس کی خاطر یا لوگوں کو خوش کرنے کے لئے یا دنیا کا نفع حاصل کرنے کے لئے کیا جائے تو وہ عمل بے جان ہے اس عمل کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اجر نہیں، صرف قربِ الٰہی کے لئے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں۔

’’حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ [سنن ابن ماجہ: ۴۱۴۳]

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ: مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ خوف شرکِ اصغر کا ہے، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ، دکھاوا کرنا۔‘‘ [مسند احمد: ۲۳۶۳۰]

۶. دعوت و تبلیغ

میرے عزیزو! دنیا کے مشاغل اور فنا ہو جانے والی زندگی کے دھندوں کو چھوڑ کر زندگی کا بڑا حصہ رضائے الٰہی کے لئے خرچ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے گھر بار چھوڑا جائے، تاکہ ایمان

قوی ہو، کیونکہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ گھر میں رہتے ہوئے، دنیا کے کاروبار میں منہک رہتے ہوئے ،اسلامی احکامات کا سیکھنا،سکھانا ، آخرت کی فکر اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوجانا ، اور زندگی کا صحیح ہو جانا خصوصاً ہمارے اس زمانے میں بہت دشوار ہے،اس لئے ضروری ہے کہ دنیا کے مشاغل سے آزاد ہوکر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا جائے جو دنیا کی فانی زندگی میں جان کھپا رہے ہیں اور آخرت کی باقی رہنے والی زندگی کو بھول چکے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ کے ساتھ ملانے کی کوشش کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات ان تک پہنچانا دراصل انبیا کا کام تھا،لیکن ختم نبوت کی وجہ یہ ذمہ داری امت محمدیہ پر ڈال دی گئی ہے۔

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا “اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک صبح یا شام گزار دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔“ [سنن النسائی:۳۱۱۰]

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ اللہ تعالیٰ کے راستے کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ اکھٹے نہیں ہوسکتے۔“ [جامع الترمذی:۱۶۳۳]

ختم نبوت
اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (جامع الترمذی:۲۲۱۹)
”میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

